اجتماع الٰہ آباد میں اختتامی تقریر (۲)

(از جناب مولانا امین احسن صاحب اصلاحی)

حضرات! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ فضل و احسان ہے کہ ہمارے اجتماع عام کی کارروائی اپنی آخری منزل میں پہنچ گئی۔ اب صرف شب کا جلسۂ عام باقی رہ گیا ہے اور کل گروپس (GROUPS) والی تجویز کی تکمیل کرنی ہے۔ ہم سب کو اس بات کا افسوس ہے کہ ان تمام مراحل میں ہم امیر جماعت کی رہنمائی سے، ان کی بیماری کی وجہ سے، محروم رہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں صحت و قوت دے کہ وہ شب کے جلسہ عام میں شرکت کر سکیں۔

حضرات! جس طرح آپ کے اجتماعات کی ظاہری شکل و صورت دوسرے اجتماعات سے مختلف ہوتی ہے اسی طرح ان کا باطن بھی دوسرے اجتماعات کے باطن سے بالکل مختلف ہے مجھے امید ہے کہ آپ کو اس کے ظاہری ہنگاموں نے اس قدر مشغول نہ رکھا ہو گا کہ آپ کو اس کے باطن کی طرف توجہ کرنے کا سرے سے موقع ہی نہ ملا ہو۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ کا یہاں آنا آپ کے لیے مفید ہوا ہو گا۔ آپ نے اپنے مقصد میں بصیرت حاصل کی ہو گی اور اس کے لیے آپ میں نئی ہمت اور تازہ سرگرمی پیدا ہوئی ہو گی۔ اگر خدانخواستہ اس طرح کی کوئی بات نہ پیدا ہوئی ہو اور آپ محض محنت اور تکان کا اثر یہاں سے لے کر واپس جا رہے ہوں تو گھر جا کر اپنا اچھی طرح جائزہ لے کر ہمیں اطلاع دیجیے کہ ہم بالکل خالی ہاتھ واپس آئے تاکہ ہم غور کر سکیں کہ یہ محرومی کس کی غلطی کا نتیجہ ہے؟ آپ کی یا ہماری؟ یا دونوں کی؟ اور آئندہ کے لیے اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ جس طرح آپ کی پیش کی ہوئی رپورٹوں سے ہم نے اپنے کاموں کی رفتار معلوم کرنے کی کوشش کی ہے اسی طرح آپ کی اطلاعات سے ہم اپنے ان اجتماعات کی افادیت کا اندازہ

کرنا چاہتے ہیں تاکہ وقت اور مال کی بربادی سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔ اور یہ اجتماعات محض رسمی چیز بن کے نہ رہ جائیں بلکہ ان سے وہ مقصد حاصل ہو جن کو پیش نظر رکھ کر یہ منعقد کیے جاتے ہیں۔

مجھے اس موقع پر آپ سے بہت سی باتیں کہنی تھیں لیکن افسوس ہے کہ وقت بہت کم ہے اس وجہ سے محض چند باتوں کی طرف اشارہ کرکے اپنا بیان ختم کردوں گا۔

میں اس وقت جماعت اسلامی کی بعض خصوصیات کی طرف اشارہ کروں گا لیکن ان خصوصیات کے بیان کرنے سے مقصود یہ نہیں ہے کہ یہ بالفعل جماعت کے ارکان کے اندر موجود ہیں بلکہ یہ ہے کہ یہ آپ کے اندر ہونی چاہئیں اور آپ کا فرض ہے کہ آپ برابر اپنا جائزہ لے کر دیکھتے رہیں کہ یہ آپ کے اندر موجود ہیں یا نہیں اور اگر موجود ہیں تو کس حد تک؟ اور انہی کو آپ جماعت کے ساتھ وابستگی کے لیے معیار بنائیے۔ اگر یہ خصوصیات پورے طور پر موجود ہیں تو سمجھیے کہ جماعت کے ساتھ آپ کی وابستگی پوری ہے اور اگر ناقص طور پر موجود ہیں تو سمجھیے کہ جماعت کے ساتھ آپ کا تعلق بھی ادھورا ہے اور اگر یہ سرے سے موجود ہی نہیں ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ جماعت کے ساتھ آپ کی وابستگی محض رسمی و ظاہری ہے۔ حقیقت سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

۱۔ ان خصوصیات میں سب سے مقدم خصوصیت یہ ہے کہ موجودہ ماحول کے اندر آپ غربت کا احساس کریں۔ غربت سے میرا مقصد مال و اسباب کی کمی نہیں ہے۔ اس چیز کا احساس تو ایک مسلمان اگر وہ سچا مسلمان ہے، کبھی کرتا ہی نہیں۔ غربت سے میرا مقصد یہ ہے کہ موجودہ فضا میں آپ کو ہر جگہ اجنبیت کا احساس ہو۔ خاندان میں، سوسائٹی میں، قوم میں آپ کو اپنے ہمدرد، آشنا اور ہم خیال و ہمشرب بہت کم نظر آئیں۔ آپ کو ہر مجلس میں احساس ہو کہ آپ جو کچھ چاہتے ہیں دوسروں کی چاہت اس سے مختلف ہے، آپ جو کچھ سوچتے ہیں دوسروں کا فکر اس سے بالکل الگ ہے۔ آپ کا مذاق، آپ کا رجحان، آپ کا خیال اور آپ کا ارادہ ہر چیز دوسروں کے مذاق، رجحان اور خیال و ارادہ سے متباین بلکہ متصادم نظر آئے۔ آپ کو ایسا محسوس ہو کہ آپ خشکی کی مخلوق ہیں اور آپ کو سمندر میں ڈال دیا گیا ہے یا آپ سمندر کے جانور ہیں اور آپ کو خشکی میں پھینک دیا گیا ہے۔ دوسروں کو اپنی کامیابی کی راہیں

بہت فراخ نظر آ رہی ہوں مگر آپ کو دینی کامیابی کی راہ رندھی ہوئی ملے۔ دوسرے جس راہ پر چل رہے ہوں وہ قافلوں سے بھری ہوئی ہو مگر آپ کو ہر راہ میں قلت اعوان و انصار سے سابقہ پڑے۔ دوسرو کے لیے وسائل زندگی کے انبار لگے ہوئے ہوں مگر آپ کو سد رمق کے چند خشک نوالے حاصل کرنے کے لیے بھی ایڑی کا پسینہ چوٹی تک پہنچانا پڑے۔ جب آپ موجودہ دنیا میں اس طرح اپنے آپ کو مشکلات کے شکنجوں میں کسا ہوا پائیں اور آپ کے قریب سے قریبی اعزہ بھی ان مشکلات کے حل کرنے میں آپ کی کوئی مدد نہ کریں بلکہ الٹے ان میں اور زیادہ اضافہ کرنے کی کوشش کریں تب آپ سمجھیے کہ جماعت اسلامی کے مقاصد کا سچا شعور آپ کے اندر پیدا ہو گیا ہے اور اس کی علامتیں آپ کے ظاہر و باطن دونوں میں اچھی طرح ابھر رہی ہیں۔ اور اگر یہ باتیں نہ پائی جائیں بلکہ جماعت اسلامی میں داخل ہونے کے بعد بھی اس ماحول کے ساتھ آپ کی سازگاری اور موافقت اسی طرح باقی رہے جیسی جماعت میں داخل ہونے سے پہلے تھی اور آپ کے پھیلے ہوئے تعلقات کے کسی گوشہ میں کوئی رخنہ اور خلل نہیں پیدا ہوا ہے، آپ کے احباب بدستور آپ سے خوش اور آپ کے اقربا حسب سابق آپ سے راضی ہیں، آپ کے معاش اور معیشت کی ساری راہیں پہلے کی طرح اب بھی کھلی ہوئی ہیں اور کسی جہت سے آپ اجنبیت اور بیگانگی کا احساس نہیں کر رہے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے جماعت اسلامی کا صرف لیبل اپنے اوپر لگا لیا ہے۔ اس کی حقیقت آپ کے دل کے اندر نہیں اتری ہے۔

اس چیز کو آپ جماعت کے ساتھ اپنی وابستگی کو جانچنے کے لیے کسوٹی قرار دیجیے۔ اور آپ میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر خود اپنا اندازہ کر کے فیصلہ کرے کہ جماعت کے ساتھ اس کا تعلق حقیقی ہے یا محض ظاہر دارانہ۔ ہم جن لوگوں کی تلاش میں ہیں وہ پہلی قسم کے لوگ ہیں نہ کہ دوسری قسم کے لوگ۔ وہی لوگ ہیں جن کے لیے حدیث میں مبارکی دی گئی ہے اور جن کی نسبت حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ "وہی ہیں جو میرے بعد کے بگاڑ کی اصلاح کریں گے"۔

۲۔ دوسری خصوصیت جو مطلوب ہے اور جو درحقیقت پہلی خصوصیت ہی کا لازمی نتیجہ ہے

یہ ہے کہ آپ اپنی ساری وابستگی اور دلچسپی ان لوگوں کے ساتھ بڑھائیں جو اصول و مقاصد میں آپ کے ساتھ متحد ہوں۔ اگر ان کی تعداد کم ہو تو اس کی پروا نہ کیجیے انہی کی رفاقت اور نصرت کی قدر کیجیے۔ اگرچہ وہ آپ کے عزیز نہ ہوں لیکن آپ ان کو عزیزوں سے بڑھ کر عزیز رکھیے۔ اگرچہ وہ آپ کی قوم سے باہر کے ہوں لیکن آپ کی عصبیت و حمیت ان کے لیے اپنی قوم سے بھی زیادہ ہو۔ اگرچہ وہ ہمیشہ سے آپ کے اور آپ کی قوم کے دشمن رہے ہوں لیکن آج اگر انھوں نے اس حق کو قبول کر لیا ہے جس حق کو آپ نے قبول کیا ہے تو آپ کی طرف سے ان کے لیے صرف سچی دوستی ہی ہونی چاہیے۔ آپ ہر طرف سے کٹ کر اپنی ساری دلچسپیاں صرف ان کے اندر ڈھونڈیے۔ یہی آپ کے عزیز ہوں یہی آپ کے دوست ہوں، یہی آپ کے غمخوار ہوں۔ ان کے سوا دوسروں کے ساتھ آپ کا تعلق دوستی اور محبت کا نہ ہو بلکہ صرف خیر خواہی اور خیر سگالی کا ہو یعنی آپ ان کو بھی اس حق سے آشنا کیجیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کھولا ہے۔

آپ کا گھرانا اہل حق اور اہل ایمان کا گھرانا ہو۔ جن کا رشتہ حق کے ساتھ جتنا ہی ضعیف ہو آپ کا رشتہ ان کے ساتھ اتنا ہی ضعیف ہونا چاہیے اور جن کا رشتہ ایمان کے ساتھ جتنا ہی مضبوط ہو آپ کا رشتہ ان کے ساتھ اتنا ہی مضبوط ہونا چاہیے۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر اپنی دوستیوں اور دشمنیوں کا پورا جائزہ لیجیے اور اگر کہیں آپ کو نظر آئے کہ آپ دوستی کے مستحق کے ساتھ دشمنی اور دشمنی کے حقدار کے ساتھ دوستی کا معاملہ کر رہے ہیں تو اللہ کے ڈر سے اس کی اصلاح کیجیے۔ اگر آپ ایک اصول کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں تو اس کے دشمنوں کے ساتھ آپ کی دوستی نہیں ہو سکتی اس طرح جو لوگ اس اصول سے دوستی رکھتے ہیں ان کے ساتھ آپ کی دشمنی بھی خلاف فطرت ہے آپ نسل و نسب کے بت کے پجاری نہیں ہیں اور نہ آپ کو رنگ و خون کے امتیازات ہی سے کوئی دلچسپی ہے۔ آپ کی نفرت و محبت تو تمامتر اللہ اور رسول کے تعلق کے تابع ہے۔ جو لوگ اللہ و رسول کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ لیں آپ ان کے بن گئے اور وہ آپ کے بن گئے۔ آپ کا اور ان کا رشتہ مادی رشتہ ہے اخلاقی رشتہ ہے اور روحانی رشتہ ہے۔ یہی معنی ہیں رحماء بینھم کے۔ اگر یہاں بھی اسلام

کے رشتہ کے سوا کوئی اور رشتہ بھی آپ نے باقی رکھ چھوڑا ہے تو اس کی اصلاح کی کوشش کیجیے اور جلد سے جلد اس کو حق کے تابع کیجیے۔ نہیں معلوم کب آپ کے سامنے آزمائش کی گھڑی آجائے اور وہ آپ سے مطالبہ کرے کہ حق کے لیے چچا بھتیجے کی گردن پر تلوار چلائے اور بھانجہ ماموں کے سینہ پر نیزہ مارے۔

باطل اور باطل کے تمام رشتوں سے قلبی انقطاع اصلی روحانی ہجرت ہے جس کا آغاز اس دن سے ہوجاتا ہے جس دن ایک بندۂ حق ایک حق کو قبول کرتا اور اس کی خاطر ایک باطل کو چھوڑتا ہے۔ آپ اس روحانی ہجرت کا عزم کیجیے اور اس راہ میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں اس پر قابو پانے کی مشق بہم پہنچائیے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے لیے پہلے سے کسی اہتمام کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وقت آئے گا وہ حق کے لیے بڑی ہی بڑی قربانی بھی پیش کردیں گے اور عزیز سے عزیز رشتوں پر مقراض بھی چلا دیں گے۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔ آزمائش کی گھڑیوں میں قلب و دماغ کی صرف وہی قوت کام دیتی ہے جو بالفعل موجود ہو اور جس کا ذخیرہ پہلے سے فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔ جو لوگ اپنی فوج کو اس وقت ٹریننگ دیتے ہیں جب دشمن نے حملہ کردیا ہو ان کے حصہ میں ناکامی کے سوا اور کچھ نہیں آتا۔

۳۔ تیسری صفت جو آپ کو اپنے اندر پیدا کرنی ہے وہ اس کی مقابل صفت ہے یعنی یہ کہ جو لوگ اصول اور مقصد میں آپ سے مختلف ہوں وہ آپ کو نرم چارہ نہ پائیں۔ وہ جب آپ کو ٹٹولیں تو انھیں محسوس ہو کہ ان کے لیے آپ کے اندر انگلی دھنسانے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہ اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لیے آپ کو آلۂ کار نہ بنا سکیں۔ پہلی جماعت کے لیے آپ جتنے سادہ لوح، کریم النفس اور بھولے بھالے ہوں دوسری جماعت کے لیے آپ کو اسی قدر ہوشیار، بیدار مغز اور اصول پرست ہونا چاہیے۔ ان کو آپ ہرگز اس بات کا موقع نہ دیں کہ وہ آپ پر اپنا رنگ چڑھا دیں اور آپ کو اپنے سانچہ میں ڈھال لیں۔ جب تک آپ میں یہ صفت نہ پیدا ہو اس وقت تک نہ آپ کے اندر جماعت اسلامی کے مقاصد کا صحیح شعور پیدا ہوا ہے اور نہ آپ میں وہ سیرت پیدا ہوئی ہے جو جماعت اسلامی کے پیش نظر مقاصد کی تکمیل کے لیے مطلوب ہے۔ قرآن مجید اہل ایمان کی جو تعریف کی گئی ہے کہ وہ "اَشِدَّاءُ عَ

علی الکفار (کفار پر سخت) ہیں اس کے معنی یہی ہیں۔ جو لوگ اللہ کی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں ان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہو سکتی کہ وہ دشمن کے بگل پر بھی لفٹ رائٹ شروع کر دیں اور عارضی فوائد کے لیے اس کا کلمہ بلند کر دینے اور اس کی لڑائی لڑ دینے میں بھی کوئی ہرج نہ خیال کریں۔ جو لوگ حق اور باطل دونوں کے ساتھ رشتہ رکھنا چاہتے ہیں ان کا رشتہ صرف باطل کے ساتھ رہتا ہے۔ حق اس قسم کی شرکت اور آلودگی کو گوارا نہیں کرتا۔ آپ کی سیرت کی وہ ساری کمزوریاں جو آپ کے اندر باطل کو گھسنے کی راہ دیتی ہیں آپ کے ضعف ایمان کی دلیل ہیں اور اب جس زندگی کا آپ نے آغاز کیا ہے اس کا اولین تقاضا ہے کہ آپ ان کمزوریوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کیجیے۔

یہ دو تین باتیں میں نے آپ کے سامنے کسوٹی کی حیثیت سے پیش کی ہیں۔ آپ ان کے اوپر اپنے آپ کو جانچ کر معلوم کر سکتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ آپ کا تعلق کس نوعیت کا ہے؟ محض زبان سے آپ اس کے ساتھ ہو گئے ہیں اور دل آپ کا انہی کوچوں میں ابھی آوارہ گردی کر رہا ہے جن میں پہلے آوارہ گردی کر رہا تھا یا آپ دل اور زبان دونوں سے اس کے ساتھ ہیں۔

حضرات، میں آپ کو رخصت کرنے سے پہلے کچھ زاد راہ بھی آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ یہ زاد راہ آپ کے راستہ میں بھی کام آئے گا، گھر پر بھی کام دے گا اور اگر آپ نے اسکی قدر کی تو یہ زندگی کے ہر مرحلہ میں آپ کے کام آئیگا۔ یہ زاد راہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی یاد! مجھ پر اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیثوں سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ تمام طاقت و قوت کا خزانہ اللہ کی یاد ہے۔ پس آپ کا دل اسکی یاد سے کبھی خالی نہ رہنا چاہیے۔ اللہ کی یاد سے میری مراد ذکر اور فکر دونوں ہے۔ میں مجرد اس ذکر کی دعوت نہیں دے رہا ہوں جو محض وظیفۂ زبان بن کے رہ جائے دل و دماغ سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔ اس طرح کا ذکر کچھ مفید نہیں ہے۔ نیز میں صرف قولی ذکر کی دعوت نہیں دے رہا ہوں، میرے نزدیک اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کی ہر جد و جہد ذکر الٰہی میں داخل ہے بلکہ حقیقی ذکر یہی ہے۔ آپ اس ذکر کا اہتمام کیجیے۔ آپ کے سامنے جو مرحلے آ رہے ہیں ان میں یہی چیز کام دے گی۔ اسی سے ہر مشکل آسان ہو گی۔ اب میں اجتماع کی کارروائی کو دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھکو اور آپ کو حق کی معرفت بخشے اور اس کی خدمت کے لیے ہمت و استقامت عطا فرمائے۔